REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۰ شہادۃ ۱۳۳۶ہش ۲۰ اپریل ۱۹۵۷ء | نمبر ۹۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

عالمی کشیدگی دور ہونے کا ابھی کوئی امکان نہیں ہے

"اگر دفاعی اخراجات میں کمی کی گئی تو امریکہ کی اندرونی اور بیرونی سلامتی کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے گا۔" (آئزن ہاور)

واشنگٹن ۱۹ اپریل۔ صدر آئزن ہاور نے امریکی کانگریس سے کہا ہے کہ بین الاقوامی امن اور امریکہ کی اندرونی سلامتی کی خاطر بجٹ میں کوئی بڑی تخفیف نہ کی جائے۔ انہوں نے کانگریس کے صدر کے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ فی الحال عالمی کشیدگی دور ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اگر موجودہ حالات میں دفاعی اخراجات کم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو امریکہ کی اندرونی اور بیرونی سلامتی کے لئے خطرہ پیدا ہو جائے گا ؛

پاکستان کے دونوں حصوں کے لئے مخلوط طریق انتخاب

کراچی ۱۹ اپریل۔ حکومت پاکستان نے پاکستان کے دونوں حصوں میں یکساں طریق انتخاب رائج کرنے کے لئے انتخابی ایکٹ مجریہ ۱۹۵۶ء میں ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کل ایک غیر معمولی گزٹ میں انتخابی ایکٹ میں ترمیم کا ایک بل شائع کیا گیا ہے۔ اس بل کے ذریعہ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے لئے سارے پاکستان میں مخلوط انتخاب کا طریق رائج کرنا مقصود ہے۔ یاد رہے گزشتہ سال قومی اسمبلی نے ڈھاکہ میں جو انتخابی بل منظور کیا تھا۔ اس کی رو سے مشرقی پاکستان کے لئے مخلوط طریق انتخاب اور مغربی پاکستان کے لئے جداگانہ طریق انتخاب کا فیصلہ کیا گیا تھا ؛

شام رچرڈز کا خیر مقدم کرے گا

دمشق ۱۹ اپریل۔ شام کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ شام صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی مسٹر جیمز رچرڈز کا خیر مقدم کرے گا۔ تاہم ابھی ان کے دورہ شام کی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی

ہنگری کے محبانِ وطن کو پھانسی

ویانا ۱۹ اپریل۔ کل بوڈاپسٹ ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ ہنگری کے دو اور اشخاص کو حالیہ انقلاب میں حصہ لینے کی بناء پر پھانسی دے دی گئی ہے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اب تک ۲۸ اشخاص کو پھانسی دی جا چکی ہے۔

اردن کے نئے چیف آف سٹاف

عمان ۱۹ اپریل۔ میجر جنرل علی حیاری کو میجر جنرل علی ابو نوار کی جگہ اردن کی فوج کا نیا چیف آف سٹاف مقرر کیا گیا ہے ان کے تقرر کا اعلان شاہ حسین اور نئے وزیراعظم ڈاکٹر حسین خالدی میں طویل ملاقات کے بعد کیا گیا ہے — جب سے جنرل علی ابو نوار ملک چھوڑ کر گئے ہیں۔ جنرل حیاری ہی قائمقام چیف آف سٹاف کی حیثیت سے کام کر رہے تھے ہیں۔ یاد رہے پہلے تو یہ بتایا گیا تھا کہ میجر جنرل علی ابو نوار ۱۴ روز کی رخصت پر چلے گئے ہیں۔ لیکن بعد میں کہا گیا تھا کہ جنرل نوار نے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا ہے۔

ایجنسی الفضل پشاور

موجودہ ایجنٹ صاحب الفضل پشاور نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایجنسی پشاور جاری نہیں رکھ سکتے۔ لہذا اگر کوئی دوست یہ کام پشاور میں کرنا چاہتے ہوں۔ تو اپنی درخواست بذریعہ امیر صاحب جماعت احمدیہ پشاور ۲۵ اپریل تک ارسال کر دیں۔ نیز جو احباب پشاور الفضل کے باقاعدہ خریدار ہیں وہ بھی اپنے ڈاک کے پتہ سے مطلع کریں۔ تا بہر صورت اخبار الفضل انہیں ملتا رہے

مینیجر الفضل ربوہ

ضروری اعلان

(از محترم پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "پہلے بھی اعلان کرایا جا چکا ہے کہ میں جمعہ کے دن کوئی نکاح کبھی نہیں پڑھاؤں گا سوائے اس کے کہ پہلے مجھ سے اجازت لی گئی ہو۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ کے دنوں کے بعد ۲۹ یا ۳۰ کو ایک دن جتنے نکاح ہو سکیں گے پڑھا دیئے جائیں گے۔ لیکن ان دنوں کے بعد بھی بعض لوگ درخواست نکاح کر دیتے ہیں۔ حالانکہ میں ان کو جانتا بھی نہیں ہوتا۔ پس سب دوستوں کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ بوجہ بیماری کے اب میں عام نکاح نہیں پڑھا سکتا۔ یا تو میں ایسے شخص کا نکاح پڑھاؤں گا۔ جس کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ سلسلہ کا خاص خادم ہے۔ یا اس کا والد سلسلہ کا خاص خادم ہے یا ناظر امور عامہ کی تحریر میرے پاس آئے۔ اور میں اسے منظور کر دوں۔ کہ یہ شخص سلسلہ کا ممتاز خادم ہے اس کا نکاح پڑھا دیا جائے۔ یا یہ کہ اس کا باپ سلسلہ کا ممتاز خادم ہے۔ اس کا نکاح پڑھا دیا جائے۔ ورنہ دوسرے لوگوں کو جماعت کے دوسرے علماء سے نکاح پڑھوانا چاہیئے۔

ہر فارم پر ناظر امور عامہ کے دستخط ہوا کرتے ہیں اس دستخط کے محض یہ معنے ہوتے ہیں کہ سلسلہ کا کوئی عالم اس کا نکاح پڑھا دے تو وہ جائز ہوگا۔ ایسے دستخطوں کے یہ معنے نہیں ہوا کرتے کہ اس کا میں نکاح پڑھا دوں۔ اس کے لئے مندرجہ بالا امور کے بارے میں ناظر امور عامہ کی الگ تحریر آنی چاہیئے۔ کہ یہ شخص سلسلہ کا ممتاز رکن ہے۔ یا اس کا باپ سلسلہ کا پرانا ممتاز خادم ہے۔ یا پھر جلسہ سالانہ کے مقررہ دنوں کے اندر وہ نکاح ہونا چاہیئے۔ جبکہ اکٹھے نکاح پڑھائے جاتے ہیں۔ اور کوئی خاص بوجھ طبیعت پر نہیں پڑتا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں علماء سلسلہ کے ہیں۔ ان میں سے کسی سے کسی مسجد میں نکاح پڑھایا جا سکتا ہے۔" — احباب آئندہ اس کی سختی سے پابندی فرمائیں ؛

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ میں شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۵۶ء

لفظ اور معنی

مذاہب کی تاریخ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے، کہ جب کسی مذہب پر کچھ مدت گزر جاتی ہے۔ تو اس کے پیرو دو حصوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ایک فریق تو لفظ کو لے لیتا ہے۔ اور دوسرا معنی کو۔ شروع شروع میں تو لفظ اور معنی علیحدہ نہیں ہوتے۔ اور مذہب سادہ ہوتا ہے۔ اس کے پیرو لفظ اور معنی کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں۔ مگر آہستہ آہستہ بعض لوگ لفظ پر زور دینے لگتے ہیں۔ اور بعض معنی پر۔

اسلام میں بھی یہی ہوا ہے۔ کہ ایک طرف تو علمائے ظاہر بن گئے۔ اور دوسری طرف علمائے باطن رونما ہو گئے۔ اس طرح شریعت اور حقیقت کی باہمی جنگ شروع ہو گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شریعت والوں نے تو ذرا ذرا سی حرکت پر ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے شروع کر دیئے۔ اور طریقت والے چلہ کشی و وظائف اور اسی قسم کی خیالی باتوں میں مصروف ہو گئے۔ دونوں طرف نہ تو ایمان کا صحیح تصور رہا۔ اور نہ اعمال کا۔ حالانکہ قرآن کریم نے شروع ہی میں اس کی وضاحت کر دی تھی۔ کہ

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنھم ینفقون۔

مگر علمائے ظاہر نے روح اعمال کو چھوڑ کر صرف اعمال کی باریکیوں کی جانچ پڑتال جو شروع کی تو حقیقت سے کوسوں دور جا پڑے۔ ادھر علمائے باطن نے سرے سے اعمال کو ہی خیر باد کہہ دیا۔

یہ تو عام حالت کا ذکر ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں ایسے لوگوں کو پیدا کرتا رہا ہے۔ کہ جنہوں نے ایمان اور اعمال دونوں پر یکساں زور دیا۔ ایسے علمائے حق کو اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے دونوں گروہوں کی اصطلاحات کا استعمال کرنا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے صحیح اسلامی راہ کا تعین کیا۔ یہ لوگ مجدد دین ہیں۔ جن کی بعثت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پاکؐ سے فرمایا ہوا ہے۔ لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ لفظ اور معنی کی تفریق بھی بڑھتی رہی۔ یہاں تک کہ ہمارے عہد میں شریعت اور طریقت دونو ہی خود ان کے حامیوں کی طفیل کھیل بن کر رہ گئے۔ اسلامی دنیا کی یہ حالت تھی۔ کہ مغرب میں علوم جدیدہ کی رو اٹھی۔ جس کی علمبرداری نیچر پرستی نے کی۔ عیسائیت کے غیر عقلی عقائد سے تنگ آ کر نیچر پرستوں نے یہ کہا۔ کہ ہمیں کسی ایسے حکم کی تعمیل کی ضرورت نہیں۔ جس کو ہم اپنی عقل کے ترازو پر نہ تول سکیں۔ اس لئے انہوں نے اسی مادی دنیا کی واردات پر اپنی تمام علمی تحقیقات محدود کر دی۔ یہاں تک کہ اخلاق کی جڑیں بھی وہ مادہ ہی میں تلاش کرنے لگے۔ بعض نے تو یہاں تک ادعا کیا۔ کہ ورا الورا ہستی کو تسلیم کئے بغیر اخلاقی اقدار کی بنیادیں استوار کی جا سکتی ہیں۔

یہ پہلی اینٹ تھی۔ جو الحاد کی تعمیر کے لئے رکھی گئی۔ اس کے بعد اس پر عمارت تیار ہوتی رہی۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ الحاد ہر عمارت نہایت سنگین صورت اختیار کر چکی ہے۔ جس کو ڈھانا ناممکن نظر آتا ہے۔ یہ عمارت اتنی وسیع و عریض ہے۔ کہ کمیت کے لحاظ سے ساری دنیا پر پھیلی ہوئی ہے۔ اور کیفیت کے لحاظ سے نہ صرف عام خیالات پر بلکہ مذاہب پر بھی چھائی ہوئی ہے۔ مختصر الفاظ میں اس تحریک کا مدعا یہ ہے، کہ اول تو صانع کائنات کوئی ہستی نہیں۔ اگر ہے۔ تو اس نے شروع میں "قانون" بنا دیئے ہیں۔ جن میں اب اسے بھی تصرف کا کوئی حق نہیں رہا۔ کم از کم وہ خود بھی اب ان میں تصرف نہیں کرتی۔

یہ آئیڈیالوجی ہے جس کا سایہ آج ان مذاہب پر بھی پڑ رہا ہے۔ جو یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لئے اپنے رسول بھیجے ہیں۔ جس طرح نیچر پرست خدا پسند فلسفی یہ کہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے شروع میں بعض "قانون" بنا دیئے ہیں۔ جن پر یہ کائنات کا کارخانہ چل رہا ہے۔ مگر اب وہ ان میں کوئی تصرف نہیں کرتا۔ اسی طرح آج وہ لوگ بھی جو رسالت کے "قائل" ہیں۔ یہ کہتے ہیں، کہ پہلے تو وہ "تصرف" کرتا تھا۔ مگر اب نہیں کرتا۔ گویا یہ لوگ بھی ایک طرح سے اب نیچر پرست ہی گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کا یہ مان لینا کہ اللہ تعالیٰ کسی گذشتہ زمانہ میں معجزے دکھاتا رہا ہے۔ مگر اب نہیں دکھاتا۔ یہ کہنے کے مترادف ہے۔ کہ اب اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) اسی طرح پابند ہو گیا ہے۔ جس طرح نیچر پرست گروہ کے خیال کے مطابق وہ شروع سے پابند چلا آیا ہے۔

اس کے باوجود ہمیں یقین ہے۔ کہ ایک حقیقی مسلمان جو قرآن کریم کا مطالعہ غور سے کرتا ہے۔ اس خیال کا قائل کبھی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم کی تعلیم ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فعال لما یرید ہے۔ جیسا کہ ہم ان کالموں میں پہلے بھی کہہ چکے ہیں۔ بے شک قرآن کریم "الذین یومنون بالغیب" سے شروع کرتا ہے۔ لیکن جوں جوں انسان اس کے مطالعہ میں ترقی کرتا جاتا ہے، اس کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ایمان بالغیب کوئی "خلا" نہیں۔ یعنی غیب کوئی ایسا مکان نہیں، جو اندر سے بند ہو۔ اس میں کوئی موجود ہو، مگر جو آواز دینے پر اپنی موجودگی کا پتہ نہ دے۔ اگر یہ کوئی ایسا فولادی گنبد ہے۔ کہ جس سے صدائے برخواست ہی کی توقع ہے۔ تو اسلام کا ایمان و عمل کا نظریہ ہی بے بنیاد ہو جاتا ہے۔

صرف لفظ پرستی اور صرف معنی پرستی کی بیماریاں اسی وقت پیدا ہوتی ہیں جب کسی مذہب کے پیرو ایمان و عمل کی اس بنیاد کو کھو دیتے ہیں۔ وہ اپنی عقل اور جذبات کی بے تکی آوازیں سننے لگتے ہیں۔ اور ان کی ظاہرا دلآویزیوں میں اتنے محو ہو جاتے ہیں، کہ حقیقت ان سے کوسوں دور ہو جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ آج حقیقی اسلام کے احیاء و تجدید کے لئے صرف وہی شخص کھڑا ہو سکتا ہے، جو اس بنیاد کو از سر نو قائم کرے۔ اور ایمان و اعمال کو اس طرح باہم سمو دے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کرتے ہیں۔

نیچر پرستانہ تحریک کا مذہب پر اثر

ذیل میں ہم ہفت روزہ ایشیا کی اشاعت ۱۷ اپریل ۱۹۵۶ء میں شائع شدہ ایک اشتہار کا متعلقہ حصہ نقل کرتے ہیں:۔

"پڑھے لکھے دینی مزاج رکھنے والے سکول پسند۔ شریف الطبع اور کاروباری اہلیت رکھنے والے ایک تقریباً ۲۵ سالہ نوجوان کی ضرورت ہے۔ جو اوضاع اور اطوار میں مغربی تہذیب و تمدن کا دلدادہ نہ ہو۔ .... رشتہ کنوارا ہے۔ رسم نکاح سادگی سے انجام پائے گی۔ ...... بہتر ہوگا۔ اگر درخواست جماعت اسلامی کے متعلقین میں سے کسی صاحب کے توسط سے ارسال ہو۔ .... ع معرفت اخبار ایشیا وغیرہ۔"

خط کشیدہ عبارت پر غور فرمایئے۔ صحیح یا غلط اعتراض سے بچنے کے لئے سیدھی طرح یہ نہیں کہا گیا۔ کہ امیدوار جماعت اسلامی کا رکن یا ہمدرد ہو بلکہ ٹیڑھی طرح بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ الٹی طرف سے ناک کو چھونے کی کوشش کی گئی ہے۔ خبر نقل کرنے سے ہمارا مطلب صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پر جو لوگ اعتراض کرتے ہیں، کہ وہ غیر احمدیوں سے نکاح نہیں کرتے۔ جان لیں۔ کہ ایسی پابندیاں کیوں لگائی جاتی ہیں، اور نکاح جیسے اہم معاملہ میں فریقین میں مذہبی خیالات کی یکسانی معاشرہ کے امن و ارتقاء کے لئے کتنی ضروری ہے۔ اس لئے جو لوگ اس بات کو اشتعال انگیزی کا ذریعہ بناتے ہیں۔ ان کی غرض سوا شرارت کے اور کیا ہو سکتی ہے؟

درخواست ہائے دعاء

(۱) عاجز کے ایک لڑکے نے میٹرک کا امتحان دیا ہے، اور دوسرا ایف ایس سی (میڈیکل) کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی کامیابی اور سلسلہ کے خادم بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار خلیفہ صلاح الدین احمد ربوہ)

(۲) مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

چودھری محمد حسن صاحب چیمہ کے مضمون پر تبصرہ

از مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے، ایل ایل بی ایڈووکیٹ گجرات

قسط چہارم

میں نے فہرست کو تین حصوں میں تقسیم کیا تھا

(ا) پہلا حصہ ان بزرگان پر مشتمل تھا۔ جو روحانیت اور تقوے کے لحاظ سے بزرگ ہیں

(ب) دوسرا حصہ ان بزرگان پر مشتمل تھا جو دینی علم و فضل کے لحاظ سے بڑے ہیں۔

(ج) اور تیسرا حصہ ان بزرگان پر مشتمل تھا جو دینی اور دنیوی وجاہت کے لحاظ سے بزرگ ہیں۔

محض دنیاوی نقطہ نگاہ سے "بڑے آدمیوں" کی بڑائی کا نہ قرآن قائل ہے. اور نہ ہمیں ان سے بحث ہے۔

پھر آپ کا لکھنا کہ "آخر میں خانہ پری کرنے کے لئے کوئی اور نام نہ ملا تو مجبور ہو کر اپنے والد صاحب کا ہی نام لکھ دیا" یہ بھی آپ نے دانستہ غلط بیانی کی ہے۔ کیونکہ ۵۴ بزرگان کی فہرست میں سے حضرت ملک برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ کا نام آٹھواں ہے۔ پھر خانہ پری سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کیا فہرست کے ناموں کی کوئی تعداد مقرر تھی۔ جسے پورا کرنا مقصود تھا؟ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں تھا۔ پھر میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ جب زیر بحث فہرست میں صرف متقی اور صاحب روحانیت ہستیوں کے نام دینے تھے۔ تو پھر اس میں اپنے والد محترم حضرت ملک برکت علی رضی اللہ عنہ کا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے السابقون الاولون صحابہ میں سے تھے۔ جنہوں نے ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور خدا کے فضل سے روحانیت اور تقوے کے لحاظ سے ایک نمونہ تھے جو صاحب کشوف و الہامات تھے اور جن کو میں نے جب سے کہ میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ ان کی وفات تک متواتر اور مسلسل بلاناغہ تہجد پڑھتے اور سجدہ میں زار و قطار رو رو کر اور ہنڈیا کی طرح ابل ابل کر دعائیں کرتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جن کے بارے ہر دوست اور دشمن متفق ہیں کہ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ کبھی کسی کا حق نہیں مارا۔ آپ ہر وقت خدا سے ڈرنے والے تھے۔ اور اسلام و احمدیت۔ حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کے عاشق صادق تھے.

پس اگر میں ان کا نام اس فہرست میں نہ لکھتا تو کیا آپ کے والد مولوی نیک عالم صاحب کا نام لکھتا جو نہ صرف غیر احمدی تھے۔ بلکہ وفات تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کے مخالف اور دشمن رہے۔ علاوہ ازیں چیمہ صاحب بقول آپ ہی کے ؎

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت

پس اس "مجبوری" کے باعث ان کا نام اس فہرست میں لکھا نہ جا سکتا تھا۔ اندریں حالات آپ کی ناراضگی بے محل ہے

تیسرا جھوٹ آپ نے یہ بولا ہے کہ جن لوگوں کے نام اس فہرست میں لکھے گئے ہیں "ان کو خوش کرنا تقاضائے مصلحت خاص تھا۔" یہ الفاظ کہتے وقت آپ اچھی طرح سے جانتے تھے۔ کہ وہ فہرست شروع ہی ان ناموں سے ہوتی ہے (جو سب کے سب وفات پا چکے ہیں) حضرت مولانا شیر علی صاحب۔ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی۔ حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوری، حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ حضرت مولوی غلام حسین صاحب لاہوری، حضرت حکیم محمد حسین صاحب [illegible]

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ۔ حضرت سید نعمت اللہ صاحب شہیدؓ"

پھر ان کے علاوہ اس فہرست میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے، حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بسمل۔ حضرت حافظ جمال احمد صاحب۔ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل اور حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ عنہم "کے نام بھی ہیں. اور ان کے آگے "وفات یافتگاں" کا لفظ بھی لکھا ہوا ہے۔ اندریں صورت آپ کا یہ کہنا کہ ان بزرگوں کے نام فہرست میں اس لئے درج کئے گئے کہ "ان کو خوش کرنا تقاضائے مصلحت خاص تھا۔"

صریح جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے

چیمہ صاحب! کیا آپ کا یہی وہ مایۂ ناز طریق استدلال ہے۔ جس کی نسبت آپ یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔

"شاید بعض حضرات بھول گئے ہیں۔ جب دلائل قاطع اور براہین ساطع کے اژدہا نکلتے ہیں۔ تو وہ ان سب جھوٹ کے چھوٹے چھوٹے سانپوں کو پل کے پل میں نگل جاتے ہیں۔ مکر و فریب کی صنعت کا دیوالہ ختم ہو جاتی ہے" کیا آپ کی ایک ہی عبارت میں "جھوٹ کے یہ تین چھوٹے چھوٹے سانپ" نہیں۔ جن کو آپ نے "مکر و فریب کی صنعت کا دیوں" سے چھوڑا تھا مگر اب ان کو ذرا تلاش [illegible]

پھر آپ کا یہ کہنا کہ ان ناموں سے دنیا پہلی دفعہ روشناس ہوئی ہے، یہ بھی آپ کی کھسیاہٹ کی واضح دلیل ہے۔ کیا حضرت علامہ سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے نام سے دنیا پہلی دفعہ ۱۶ دسمبر ۱۹۵۶ء کو روشناس ہوئی ہے۔ جن کو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مباحثہ مُد ۱۹۰۲ء میں مولوی محمد احسن صاحب امروہی مرحوم پر (جنہیں آپ نے "بڑا آدمی" قرار دیا ہے) ترجیح دیتے ہوئے اپنا قائمقام بنا کر بھیجا۔ اور جن کو اپنی معرکۃ الآرا تصنیف اعجاز احمدی اور قصیدہ اعجازیہ میں "غضنفر" (شیر) قرار دیا۔ اور فرمایا

وکان ثناء اللہ مقبول قومہ
ومنا تصدّی للتخاصم سرور

اور جو اپنے علم و فضل کے لحاظ سے برّ صغیر ہند و پاکستان میں مخالف و موافق کی نظر میں چوٹی کے علماء میں شمار ہوتے تھے۔ پھر کیا حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ انگریزی مترجم قرآن و سابق ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کے نام سے دنیا ۱۹۵۶ء میں پہلی دفعہ روشناس ہوئی ہے۔ پھر اس فہرست میں چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا بھی نام ہے۔ کیا ان کے نام سے بھی دنیا خاکسار کی فہرست کے ذریعہ پہلی دفعہ روشناس ہوئی ہے؟ اور یہی صورت دوسرے بزرگان کی ہے۔

چیمہ صاحب خدا کا خوف تو نہ سہی آپ کم از کم یہ خیال تو کریں۔ کہ ساری دنیا اندھی نہیں۔ پھر آپ کی یہ حیلہ سازیاں کیونکر کامیاب ہو سکتی ہیں

کج بحثی

اسی ضمن میں چیمہ صاحب کہتے ہیں

"حضرت ملک برکت علی صاحب کے تین صاحبزادگان کو جماعت سے خارج کیا جا چکا ہے۔ اور راجہ علی محمد صاحب کے لڑکے نے خود ہی اس سلسلہ سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے"

(پیغام صلح ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء)

اس سے چیمہ صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جس صورت میں ان دونوں بزرگوں کی اولاد میں سے بعض کو جماعت سے خارج کر دیا گیا ہے۔ یا بعض جماعت سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ ان کو "بڑے آدمیوں" کی فہرست میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ چیمہ صاحب کی کج بحثی کی یہ ایک واضح مثال ہے۔ بھلا ان بزرگوں کی اولاد کے جماعت میں رہنے یا جماعت سے خارج ہو جانے کا ان بزرگوں کی [illegible]

اے مظہرِ نورِ خدا

اے مظہرِ نورِ خدا — اے رہبرِ راہِ ہُدا
اے جلوۂ طورِ صفا — اے چشمۂ آبِ بقا
اے نیّرِ چرخِ رضا
کُن چارۂ آزارِ ما

اے رونقِ بزمِ جہاں — اے نکہتِ باغِ جناں
اے کاشفِ رازِ نہاں — اے صاحبِ عزمِ جواں
اے پیکرِ روحِ شفا
کُن چارۂ آزارِ ما

اے زخمۂ سازِ یقیں — اے نغمۂ روحِ امیں
اے غیرتِ ماہِ مبیں — اے راحتِ جانِ حزیں
اے معنیٔ لفظِ دُعا
کُن چارۂ آزارِ ما

مبشر احمد راجیکی

اپنی بڑائی سے کیا تعلق ہے؟ خود آپ نے اپنے مضمون میں یہ لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "بڑے آدمی" تھے۔ اتنے بڑے کہ جو آپ کے دامن کے ساتھ وابستہ ہؤا۔ وہ بھی بڑا آدمی بن گیا۔ لیکن

"مصلحت ایزدی نے آپ کی تمام جسمانی اولاد کو آپ کی اصلی تعلیمات سے محروم کر دیا۔ اور وہ اسی کی اصلی روح سے دور جا پڑے۔"

گویا آپ کے نزدیک باوجود اس کے کہ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کی ساری اولاد آپ کی تعلیم سے برگشتہ ہو گئی۔ پھر بھی آپ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑائی اور عظمت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ لیکن اگر ملک برکت علی صاحب کے چار بیٹوں میں سے دو بیٹے اور راجہ علی محمد صاحب کے پانچ بیٹوں میں سے ایک بیٹا اپنی بدقسمتی کے باعث ان کے نقش قدم پر نہیں چلتا۔ تو آپ کے نزدیک اس سے ان بزرگوں کی بڑائی کالعدم ہو جاتی ہے۔ کیا یہ طریق استدلال کسی صحیح الدماغ انسان کا ہو سکتا ہے؟ پھر آپ نے تو خود ہی اپنے ٹریکٹ میں حضرت نوحؑ کی مثال دی ہے۔ کیا ان کے بیٹے کے حق سے برگشتہ ہو جانے کے باعث حضرت نوح علیہ السلام کی عظمت شان میں کوئی فرق آتا ہے؟

معلوم ہوتا ہے کہ چیمہ صاحب نے اپنا پہلا مضمون بھی کسی ڈاکٹر کے کہنے پر لکھا تھا اور پھر یہ جواب بھی اسی ڈاکٹر کے مشورہ کے ماتحت لکھا ہے۔ کہ جواب میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھو۔ ورنہ صحت خطرہ میں ہے۔

اس ضمن میں ہم نے یہ لکھا تھا۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو کر بڑے بن جانے والے پانچ آدمیوں کی فہرست تو دی ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب یا مولوی صدر دین صاحب کے دامن سے وابستہ ہو کر بڑے بن جانے والوں کی کوئی فہرست نہیں دی۔ آپ ایسے چند آدمیوں کے ناموں سے بھی دنیا کو روشناس کرائیں۔ تاکہ صحیح طور پر موازنہ ہو سکے۔ مگر چیمہ صاحب ہمارے اس مطالبہ کو ٹال گئے ہیں۔ کیونکہ شاید وہ نہیں چاہتے۔ کہ پیغامیوں کی اس فہرست سے دنیا پہلی دفعہ ہی روشناس ہو جائے۔ ان حالات ہم یہ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ چیمہ صاحب کو کم از کم اتنا ضرور مسلّم ہے۔ کہ پیغامیت نے آج تک کوئی ایک بھی "بڑا آدمی" پیدا نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے۔ کہ چیمہ صاحب نے اپنے پہلے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو کر "بڑا" بن جانے والوں کی جو فہرست دی تھی۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے نام تو درج کئے ہیں۔ لیکن اپنے موجودہ امیر مولوی صدر دین صاحب کا نام درج نہیں کیا۔ یہ عدم ذکر معنی خیز ہے!۔

معترضین کو مالی پیشکش

چیمہ صاحب کو شکوہ ہے۔ کہ انہوں نے معترضین کو جو صلائے عام دی تھی۔ اس میں "مالی" پیشکش شامل نہیں تھی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اور پھر حضور کی تتبع میں خاکسار خادم نے چیمہ صاحب کی طرف یہ غلط بات منسوب کر دی ہے۔ لیکن جن لوگوں نے خاکسار کا سابقہ مضمون پڑھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ میں نے یہ استنباط چیمہ صاحب کے مندرجہ ذیل الفاظ سے کیا تھا۔ جو میں نے اس مضمون میں نقل بھی کر دیئے تھے:۔

"ہم ربوہ میں نئی تحریک آزادی کے علمبرداروں کو علی الاعلان یہ تلقین کرتے ہیں۔ کہ وہ اصلاح کے اس کام کو جاری رکھیں۔ ہمارے ہاں ان کے لئے عزت کی جگہ ہے۔ تبلیغ کے لئے مواقع ہیں۔ تقریر کے لئے سٹیج ہے۔ تبلیغ کے لئے تنظیم ہے۔"

(پیغام صلح ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

ان الفاظ میں ان کے نظریات کی تبلیغ کے لئے آپ نے اپنی سٹیج اور اپنی جماعت کی امداد ان کو پیش کی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ امداد بغیر روپیہ کے ممکن ہی نہیں۔ کیا آپ ان لوگوں سے یہ کہہ رہے تھے۔ کہ:

"اے جماعت احمدیہ سے خارج ہونے والو تم ذرا نہ گھبراؤ۔ تمہارے جلسوں کے لئے سٹیج پیغامی جماعت تیار کرے گی۔ لیکن اس شرط پر کہ اس کے تمام اخراجات تم خود برداشت کرو۔ اسی طرح تمہارا لٹریچر بھی پیغامی جماعت شائع کرے گی بشرطیکہ اس کی طباعت اور اشاعت کا تمام خرچ تم خود ادا کرو۔ اگر چیمہ صاحب کا مندرجہ بالا الفاظ سے یہی مطلب تھا۔ تو پھر اس پر یہ ضرب المثل صادق آتی ہے کہ "سو گز وار دں ایک نہ پھاڑوں"؟

ساتویں مثال

چیمہ صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضور کی اولاد کے بارے میں یوں گوہر افشانی فرمائی تھی:۔

"وہ (مسیح ثانی) سراپا نور تھا اس لئے اسے اولاد بھی روحانی دی گئی۔ مصلحت ایزدی نے اس کی تمام جسمانی اولاد کو اس کی اصلی تعلیمات سے محروم کر دیا"۔

(پیغام صلح ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء ص۸)

چیمہ صاحب کے یہ اصل الفاظ سنسکرت یا عبرانی یا کسی دوسری مردہ زبان میں نہیں ہیں بلکہ سیدھی سادھی اردو میں ہیں۔ "اس لئے" کا لفظ صاف اور صریح طور پر اس عبارت میں موجود ہے۔ جس کے اس کے سوا کوئی معنے نہیں ہو سکتے۔ کہ مسیح موعودؑ کی تمام جسمانی اولاد کے آپ کی اصلی تعلیمات سے محروم ہو جانے کا باعث مسیح موعودؑ کا "سراپا" نور ہونا ہے۔ اور یہی مفہوم خاکسار نے اپنے سابقہ مضمون میں لکھا تھا۔ میرے الفاظ یہ ہیں:

"چیمہ صاحب کے خیال میں جو ہستیاں "سراپا نور" ہوتی ہیں۔ ان کی جسمانی اولاد نہیں ہوتی۔ بلکہ روحانی ہوتی ہے۔"

چیمہ صاحب ہمارے اس صاف اور سیدھے استنباط پر بیحد سیخ پا ہوئے ہیں۔ اور ہم پر تلبیس کا جھوٹا الزام لگاتے ہیں۔ چیمہ صاحب کے اصل الفاظ اور ان سے جو نتیجہ ہم نے نکالا ہے۔ دونوں اوپر نقل کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہ فیصلہ کرنا اہل انصاف کے ذمہ ہے۔ کہ تلبیس کا ارتکاب چیمہ صاحب نے کیا ہے۔ یا خاکسار نے؟

چیمہ صاحب کی منقولہ بالا عبارت کا صرف وہی ایک مفہوم ہو سکتا ہے، جو ہم نے بیان کیا ہے۔ مندرجہ بالا عبارت کے ذریعہ چیمہ صاحب اس امر کی explanation دینا چاہتے تھے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کی ساری جسمانی اولاد بقول آپ کے جادۂ استقامت سے منحرف ہو گئی۔ اس کا جواب چیمہ صاحب یہ دیتے ہیں کہ:۔

"مسیح ثانی سراپا نور تھا۔ اس لئے اسے اولاد بھی روحانی دی گئی۔ مصلحت ایزدی نے اس کی تمام جسمانی اولاد کو اس کی اصلی تعلیمات سے محروم کر دیا"

اس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا۔ اگر آپ کی یہ بات درست تسلیم کی جائے۔ تو لازم آتا ہے کہ ہر ایسی ہستی جو "سراپا نور" ہو۔ اس کی جسمانی اولاد اس کی اصلی تعلیم سے روگردانی اختیار کرلے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ مثال کے طور پر حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسحاقؑ۔ حضرت زکریاؑ اور خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا تھا۔ کہ باوجود اس مسلّمہ حقیقت کے کہ یہ سب ہستیاں "سراپا نور" تھیں۔ پھر بھی ان کی جسمانی اولاد ان کی تعلیمات پر قائم رہی۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد کے بارے میں استثنا کیوں ہے؟ چیمہ صاحب کے پاس ہماری گرفت سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں تھی۔ اور نہ ہے۔ مگر انہوں نے دو چار گالیاں دے کر اپنے دل کی بھڑاس ضرور نکال لی ہے۔

پھر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشترکہ فیصلہ پیش کیا تھا۔ جس میں صریح طور پر تحریر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی اولاد پوری طرح آپ کی تعلیمات پر قائم رہے گی۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی مندرجہ ذیل عبارت پیش کی تھی:۔

"ان اللہ یؤتیہ ولداً صالحاً یشابہ اباہ ولا یاباہ ویکون من عباد اللہ المکرمین۔" (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص۵۷۸)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث "یتزوج ویولد لہ" کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعودؑ کو یقیناً ایسا صالح فرزند عطا کرے گا۔ جو اپنے باپ سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ اور اس کی تعلیم پر قائم رہے گا۔ اور خدا کے برگزیدہ بندوں میں سے ہوگا۔

پس اگر حضرت مسیح موعودؑ کی جسمانی اولاد کو آپ کی اصلی تعلیمات سے برگشتہ اور روگردان تسلیم کیا جائے۔ تو مندرجہ بالا عبارت کے پیش نظر ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نعوذ باللہ باطل تھا۔

ہماری اس دلیل کا چیمہ صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور نہ قیامت تک دے سکتے ہیں۔ البتہ چیمہ صاحب نے اپنی غلط مبحث کی عادت کو پورا کرنے کے لئے ہم سے یہ سوال کر دیا ہے:۔

"خادم صاحب! مرزا سلطان احمد صاحب تو حضور کی بعثت سے قبل ہی حضور کی جسمانی اولاد میں داخل تھے۔ اب فرمایئے کہ وہ کب مسیح موعودؑ کی صحیح اولاد کہلانے کے مستحق ہوئے۔ اور مرزا فضل احمد صاحب؟ اگر جواب نہیں آتا۔ تو خلیفہ صاحب سے مشورہ کر لیجئے۔" (ص۲۲)

چیمہ صاحب! آپ کے اس سوال کو سوائے "کج بحثی" کے اور کس نام سے پکارا جا سکتا ہے؟ یہ دعوےٰ کس نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ کہ کسی نبی کا کوئی بیٹا گمراہ نہیں ہو سکتا؟ یہ دعوےٰ تو آپ کا تھا۔ کہ وہ سراپا نور تھا۔ اسلئے اس کو اولاد بھی روحانی دی گئی۔ بمصلحت ایزدی نے اس کی تمام جسمانی اولاد کو اس کی تعلیمات سے محروم کر دیا"

اب اس سراسر غلط بے بنیاد اور خلاف واقعات دعوےٰ کو درست ثابت کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ آپ ایک ہی مثال ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی زندگی سے دکھا دیں۔ کہ کسی نبی یا مامور کی ساری کی ساری جسمانی اولاد اس کی تعلیمات سے محروم رہ گئی ہو۔ میرا دعوےٰ تو یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ دونوں کا متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ حضور حسن و احسان میں مسیح موعودؑ کے نظیر ہیں اور سچے معنوں میں حضرت مسیح موعودؑ کے فرزند رشید ہیں۔ اب اپنے سوال دربارہ مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا افضل احمد صاحب کا جواب بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کی زبان مبارک سے سن لیں:۔

(ا) "مجھے بشارت دی گئی تھی کہ تمہاری شادی خاندان سادات میں ہوگی۔ اور اس میں سے اولاد ہوگی۔ تا کہ پیشگوئی حدیث یتزوج و یولد لہ پوری ہو جائے۔ یہ حدیث اشارت کر رہی ہے۔ کہ مسیح موعود کو خاندان سیادت سے تعلق دامادی ہوگا۔ کیونکہ مسیح موعودؑ کا تعلق جس سے وعدہ یولد لہ کے موافق صالح اور نیک اولاد پیدا ہو اعلےٰ اور طیب خاندان سے چاہیئے اور وہ خاندان سادات ہے۔

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۳۶ حاشیہ آخری صفحہ)

(ب) "پر الہام اشکر نعمتی رئیت خدیجتی۔ خادم) ایک فقرات کئی سال پہلے اس رشتہ کی طرف تھی جو سادات کے گھر دہلی میں ہوا .... اور خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا گیا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے۔ جیسا کہ اس جگہ بھی مبارک نسل کا وعدہ تھا۔ اور نیز یہ اس طرف اشارہ تھا کہ وہ بیوی سادات کی قوم سے ہوگی"

(نزول المسیح صفحہ ۱۲۶ و صفحہ ۱۲۷)

(ج) "سو چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور

اس میں سے

وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اسلئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا۔ اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے"

تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء ایڈیشن کلاں صفحہ ۶۵ و ایڈیشن دوم مطبوعہ کتاب گھر قادیان صفحہ ۲۹

(د) "اس نے ایک نئے خاندان کے لئے مجھے اس الہام میں ایک نئی بیوی کا وعدہ دیا ہے اور اس الہام میں اشارہ کیا ہے۔ کہ وہ تیرے لئے مبارک ہوگی اور تو اس کے لئے مبارک ہوگا۔ اور مریم کی طرح اس سے تجھے

پاک اولاد

دی جائے گی سو جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا۔ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور خدا تعالےٰ نے چار لڑکوں کا بذریعہ الہام فروری ۱۸۸۶ء میں وعدہ دیا۔ اور پھر ہر ایک پسر کے پیدا ہونے سے پہلے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں وعدہ دیا"

تریاق القلوب تقطیع کلاں صفحہ ۵۷

تقطیع خورد صفحہ ۱۲۰

(ذ) ما بقی لی من منیۃ الا اعطانی و یتمنی الانسان ان یکون لہ حسب و نسب فاعطانی ربی ھذا الشرف کلہ وما بقی لی طلب۔ وکذالک یتمنی الانسان ان یکون لہ وجاھۃ فی الدنیا والدین وکرامۃ وعزۃ فی اھل السماء والارضین۔ فوھب لی ربی عزۃ الدارین ...... وقد لا یری الانسان موالیہ من وارثہ ولا یکون لہ ولد یرثہ بعد فناءہ فیاخذہ غم و ضجرٌ وکآبۃ لعدم ابناءہ ویعیش حزینا ویبکی فی مساءہ و رواحہ فما مسنی ھذا الحزن لطف[illegible]

ورحمتہ واعطانی ربی ابناءً لخدمۃ دینہٖ۔

لجۃ النور صفحہ ۵۶ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۰ء

یعنی میری ایک بھی ایسی مراد نہیں جو اللہ تعالےٰ نے مجھے عطا نہ کی ہو۔ انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا حسب و نسب اعلےٰ ہو۔ سو اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ شرف بھی بتمام و کمال عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے دنیا اور دین میں وجاہت حاصل ہو۔ اور اہل آسمان اور اہل زمین میں اس کی عزت ہو سو اللہ تعالےٰ نے مجھے دونوں جہان کی عزت بخشی اور بسا اوقات انسان کے ہاں اولاد نہ ہو۔ تو وہ غمگین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اور غم کے باعث صبح و شام روتا رہتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے مجھے کبھی ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ غم دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے مجھے بیٹے عطا فرمائے۔ جو کہ خدمت دین کریں گے۔

(ر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مکتوب بنام علماء عرب و فارس (مطبوعہ لجۃ النور) کو اس طرح شروع کرتے ہیں۔

"اما بعد فھذا مکتوب من .... عبد اللہ الاحد ابی المحمود احمد۔ عافاہ اللہ و اید"

(لجۃ النور صفحہ ۱)

اس کا ترجمہ بزبان فارسی لجۃ النور سے ہی پیش کرتا ہوں:۔

"بعد ازیں واضح باد کہ ایں نامہ الیست از طرف .... بندۂ خدائے یگاں ابو محمود احمد۔ خدا از وے دفع ہر شر کند"

یعنی یہ خط اللہ تعالےٰ کے بندے "ابو محمود احمد" کی طرف سے ہے خدا اسکو ہر شر سے محفوظ رکھے"

چیمہ صاحب! ملاحظہ فرمایا آپ نے؟ حضرت مسیح موعودؑ اس خط میں اپنا نام لکھنے کی بجائے اپنی کنیت "ابو محمود احمد" تحریر فرماتے ہیں "ابو سلطان احمد" یا "ابو فضل احمد" تحریر نہیں فرماتے حالانکہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد صاحب، دونوں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے عمر میں بڑے تھے۔

پھر چیمہ صاحب، دور کیوں جائیں۔ آپ کا دعوےٰ تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ "سراپا نور تھے" اسلئے ان کو اولاد بھی روحانی دی گئی اور اسی بات پر زور دینے کے لئے آپ نے اپنے زیر جواب ٹریکٹ کے کئی صفحات سیاہ کئے ہیں۔ آپ کے عقیدہ کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے اور مایۂ ناز روحانی فرزند تو آپ کے سابق امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہی تھے نا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو اپنا نام اور کنیت "ابو محمود احمد" لکھنے کی بجائے "ابو محمد علی" لکھنا چاہیئے تھی۔ لیکن یہ کیا غضب ہو گیا کہ اس "سراپا نور" وجود نے آپ کے اس "نکتۂ معرفت" کو کلیۃً نظر انداز کرتے ہوئے تمام عرب اور عجم دنیا کے سامنے خود کو "ابو محمود احمد" کے نام سے روشناس کرایا؟ مندرجہ بالا عبارتوں سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور اللہ تعالےٰ کے الہامات میں یہ صریح وعدہ تھا کہ دوسری بیوی حضرت نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے روحانی جسمانی ہر دو لحاظ سے بابرکت مقدس اور صالح اولاد ہوگی اور انہی میں سے ایک مصلح موعود بھی ہوگا۔ پس آپ کا پہلی بیوی کی اولاد کے متعلق سوال کرنا قطعاً بے محل ہے

ایک عظیم الشان نشان

علاوہ ازیں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا ۱۹۳۰ء میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد میں شامل ہونا تو بذات خود ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جس سے آپ کا یہ نظریہ کہ مسیح موعودؑ کی تمام جسمانی اولاد کو مشیت ایزدی نے گمراہ کر دیا۔ نیز یہ کہ چونکہ حضرت مسیح موعودؑ سراپا نور تھے اسلئے ان کو اولاد بھی روحانی ہی عطا کی گئی خاک میں مل جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت سے حضرت مسیح موعودؑ کی مصلح موعود کے بارے میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ وہ "تین کو چار کرے گا"۔ اس الہام کا منشاء یہ تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے جسمانی و روحانی ہر دو لحاظ سے تین بیٹے (مرزا محمود احمد۔ بشیر احمد شریف احمد سلمھم اللہ تعالےٰ و اید) بالآخر مصلح موعود کی شان مصلحیت کے طفیل "چار" ہو جائیں گے

پس چیمہ صاحب! الہام الٰہی تو یہ کہہ رہا ہے کہ مسیح موعود کے چار جسمانی بیٹے ہوں گے جو حقیقی معنوں میں آپ کے فرمانبردار اور آپ کی تعلیم اور آپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں گے مگر آپ کہتے ہیں کہ مسیح موعودؑ کی ساری جسمانی اولاد نعوذباللہ گمراہ ہے۔ اب ہم آپ کی مانیں یا اللہ کی مانیں؟

ایک فیصلہ کن سوال

چیمہ صاحب! اب آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کی نسبت الہام ہے کہ "اُذْکُرْ نِعْمَتِیْ رَأَیْتَ خَدِیْجَتِیْ" (تذکرہ ص ۴۳۷ طبع دوم) کہ اے مسیح موعود! میری اس نعمت کو یاد کر کہ میں نے تجھے یہ بیوی (نصرت جہاں بیگم) دی ہے جو خدیجہ صفت ہے۔ اب جس بیوی کو اللہ تعالیٰ ایک عظیم الشان نعمت اور پھر "خدیجہ" قرار دیتا ہے۔ آپ اس بیوی اور اس کے بطن مبارک سے پیدا ہونے والی ساری اولاد کو نعوذباللہ گمراہ۔ مسیح موعودؑ کی دشمن اور آپ کے مشن کو تباہ کرنے والی قرار دیتے ہیں۔ کیا "نعمت" کا یہی مفہوم ہوتا ہے؟

چیمہ صاحب! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "سراپا نور" "مسیح موعود" اور "مامور من اللہ" مانتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی اس بیوی اور اس کی اولاد کو جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور بشارتیں اوپر درج ہو چکی ہیں گمراہ قرار دینا خود مسیح موعودؑ کا انکار ہے۔ پس مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کو گمراہ قرار دینے سے زیادہ آسان راہ آپ کے لئے یہ ہے کہ آپ صاف لفظوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کر کے احراریوں کے ساتھ شامل ہو جائیں۔

چیمہ صاحب کے پیش کردہ حوالجات

اس ضمن میں آپ نے تریاق القلوب ص ۲۰۲ و ص ۲۰۴ سے چار حوالجات نقل کئے ہیں جن میں "آل" کے لفظ کی تشریح ہے۔ یہ سب حوالے غیر متعلق ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ بھی مصلح موعود کے لئے "آل" کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے بلکہ الہام الٰہی میں اس کی نسبت یہ الفاظ ہیں "مِنْ صُلْبِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَنَسْلِكَ" (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۷۶) کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

[illegible]

کریں۔ آپ کو ایک حوالہ بھی ایسا نہیں ملے گا جس میں "صلبی اولاد" کا مطلب سوائے جسمانی اولاد کے اور کچھ ہو یا "تخم اور ذریت اور نسل" سے مراد جسمانی بیٹا نہ ہو، بلکہ روحانی بیٹا ہو۔

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ

آپ نے اس سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت خلیفہ اوّل کے موجودہ دونوں بیٹے بھی بشیر اولاد ہیں۔ مگر اس کا آپ نے کوئی حوالہ نہیں دیا۔ آپ کی طرح آپ کا اخبار پیغام صلح بھی کئی اشاعتوں میں اسی دعویٰ کی رٹ لگاتا چلا جا رہا ہے۔ مگر حوالہ یا ثبوت نہیں دیتا۔ میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ ان دونوں بیٹوں کی ولادت سے پہلے کی کوئی بشارت پیش کریں۔ جہاں تک ہمیں علم ہے میاں عبدالحی صاحب مرحوم کے سوا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا اور کوئی مبشر بیٹا نہیں۔

نویں مثال

چیمہ صاحب نے "مسیحیت کے جراثیم" کے زیر عنوان مسیح اول کے ساتھ مسیح ثانی کی مماثلت کی آڑ لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو "پولوس ثانی" قرار دیا تھا۔ میں نے اس کے جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے متعدد حوالجات نقل کر کے ثابت کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں کوئی پولوس پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مسیح موعودؑ کی جماعت کے گرد اللہ تعالیٰ نے قرآنی وعدہ کے مطابق ایک "دیوار" بنائی ہوئی ہے اور خدا کا وعدہ ہے کہ اس جماعت کی اکثریت ہمیشہ ہدایت پر قائم رہے گی اور بڑھتی چلی جائیگی۔ آپ نے مسیح اوّل کی مسیح ثانی سے مماثلت سے یہ غلط نتیجہ نکالا تھا کہ جس طرح پہلے مسیح کی امت بگڑ گئی اور ایک پولوس ان کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی طرح ضروری تھا کہ مسیح ثانی کی جماعت بھی بگڑ جائے۔ آپ کے اس استدلال کو میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے متعدد حوالجات سے غلط ثابت کیا تھا جن کا آپ نے صرف یہ کہ آپ کوئی جواب نہیں دے سکے بلکہ دبی زبان سے اسے تسلیم کر لیا ہے۔ ایک مزید حوالہ ملاحظہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"زمانہ میں خدا نے دو تیں رکھی ہیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ خدا کے سچے مسیح کو صلیب نے توڑا اور اس کو زخمی کیا تھا۔ اور آخری زمانہ میں یہ مقدر تھا۔ کہ مسیح صلیب کو توڑے گا"

[illegible]

پس یہ ممکن ہی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی اکثریت کو کوئی شخص گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جائے خواہ ایک "پولوس" نہیں بلکہ ہزار "پولوس" بن کر کھڑے ہوں۔ خواہ وہ مولوی محمد علی صاحب کی شکل میں ظاہر ہوں یا خواجہ کمال الدین صاحب یا محمد حسن صاحب چیمہ کے وجود میں۔ وہ ضرور ناکام و نامراد رہیں گے۔ واقعات اس پر شاہد ناطق ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ہی اس قسم کے وجود ظاہر ہوئے جنہوں نے مسیح موعودؑ کی زندگی میں جو ان کے عقائد تھے ان سے صریح انحراف اختیار کرتے ہوئے مسیح موعودؑ کی جماعت کو جادۂ اعتدال سے منحرف کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کی جماعت کے ارد گرد ایک مضبوط دیوار کھڑی کر رکھی ہے۔ اس لئے تمام شیطانی حیلے ناکام و نامراد رہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کو "مدعی نبوت" کے طور پر پیش کیا۔ چنانچہ ایک شدید معترض خواجہ غلام الثقلین کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:۔

"آپ ایک مدعی نبوت کے خلاف میدان میں نکلے ہیں"

(ریویو جلد ۵ ص ۱۴۳)

پھر مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "نبی آخر الزمان" (ریویو جلد ۶ ص ۹۹) تک کہا (حالانکہ جماعت احمدیہ "نبی آخر الزمان" صرف حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتی ہے) لیکن حضور کی وفات کے بعد حضور کی نبوت کا نہ صرف سرے سے انکار ہی کر دیا بلکہ "مدعی نبوت" پر لعنتیں ڈال ڈال کر جماعت کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اگر اس کے باوجود چیمہ صاحب مسیح ثانی کے حواریوں میں ضرور کوئی پولوس دیکھنا ہی چاہتے ہیں تو ان کی تسلی کے لئے لکھتا ہوں کہ خود مولوی محمد علی صاحب نے خواجہ کمال دین صاحب کو "پولوس" کا خطاب دیا تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں جماعت احمدیہ لاہور کے ایک جلسہ عام میں جو میں ہزاروں کی تعداد میں سامعین موجود تھے اور خواجہ کمال الدین صاحب بھی بنفس نفیس تشریف فرما تھے۔ چونکہ اس سے پہلے مولوی محمد علی صاحب اپنی پرائیویٹ بول چال میں عام طور پر خواجہ صاحب کو "اس جماعت کا پولوس" کہا کرتے تھے اس لئے اس تقریر عام میں بھی بے ساختہ ان کی زبان سے خواجہ صاحب کی نسبت یہ الفاظ نکل گئے

"جیسا کہ ہمارے پولوس صاحب نے کہا ہے"

(ملاحظہ ہو کشف الاختلاف ص ۱۸ مطبوعہ فروری ۱۹۲۰ء)

پس جن لوگوں نے پولوس بن کر جماعت احمدیہ کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ وہ سب ناکام و نامراد رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے صریح وعدوں کے پیش نظر یہ ممکن نہیں کہ کوئی پولوس اس مقدس جماعت کی اکثریت کو گمراہ کر سکے۔ یہ جماعت قیامت تک شیطان کے دست برد سے محفوظ ہے اور محفوظ رہے گی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۵)

اختلاف عقیدہ کے باوجود بیعت کی اجازت

اس ضمن میں چیمہ صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفہ ثانی نے اجازت دی ہوئی ہے کہ اختلاف عقیدہ رکھ کر بھی حضور کی بیعت کی جا سکتی ہے اور اس سلسلہ میں حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ رضی اللہ عنہ، حضرت مولوی غلام حسن صاحب رضی اللہ عنہ، جناب سید امجد علی شاہ اور جناب میاں محمد صادق صاحبان کے نام لئے ہیں۔

حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ کا نام اس فہرست میں لکھ کر چیمہ صاحب بری طرح پکڑے گئے ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی کی بیعت نہیں کی تھی۔ بلکہ بیعت خلافت ثانیہ کرنے سے پہلے قریباً پندرہ سال تک آپ پیغامی جماعت میں شامل رہے اور اختلافات کے وقت اس جماعت کے بانیوں میں سے تھے۔ اور اس جماعت کے بہت بڑے سرگرم مبلغ تھے اور اس زمانہ میں ایک مرتبہ جب خود چیمہ صاحب پیغامی جماعت کے تنخواہ دار مبلغ کے طور پر مدراس وغیرہ کے دورہ پر گئے تھے، تو غالباً حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ بطور مبلغ ان کے رفیق سفر تھے اس لئے چیمہ صاحب کو حکیم صاحب کے عقائد کا ذاتی طور پر اس زمانہ سے ہی ضرور علم ہوگا۔ پھر اس سے پہلے حکیم صاحب موصوف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت میں بھی شامل تھے۔ اور اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل تھے اور حکیم صاحب موصوف کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں موجود ہے۔ جہاں تک حکیم صاحب مرحوم کے اپنے عقائد کا تعلق ہے آپ ابتداء ہی سے (ا) حدیث کے منکر تھے اور اس لحاظ سے چکڑالوی عقیدہ کے علمبردار تھے۔

(ب) حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بن باپ ولادت کے منکر تھے۔

لیکن باوجود اس امر کے یہ دونوں عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاف اور صریح تعلیم کے خلاف تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں

شامل رہے اور بعد ازاں آپ کی لاہوری پارٹی کے بھی سرگرم رکن رہے۔ حکیم صاحب موصوف خود فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "کشتی نوح" میں جو تحریر فرمایا ہے کہ ہماری جماعت میں بعض آدمی ایسے ہیں جو حدیث کا بکلی انکار کرتے ہیں تو اس میں حضور کا اشارہ میری ہی طرف ہے۔

علاوہ ازیں خود مولوی محمد علی صاحب عیسیٰ علیہ السلام کی بے باپ ولادت کے منکر تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل تھے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف طور پر لکھا ہے کہ یہ بات ہمارے عقائد میں داخل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔
(مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۰)

پھر حضرت نواب محمد علی خانصاحب آف مالیرکوٹلہ رضی اللہ عنہ کی اپنی تحریری شہادت موجود ہے کہ میں عقائد کے لحاظ سے شیعہ تھا۔ اور میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اپنے شیعی عقائد تحریر کر کے حضور کے ان عقائد پر قائم رہتے ہوئے بیعت کرنے کی اجازت حاصل کی۔ اور حضور کی اجازت پر حضور کی بیعت اختلاف عقیدہ کے باوجود کی۔
(ملاحظہ ہو حضرت نواب صاحب کا تحریری بیان القول الفصل صفحہ ۶۴)

پس اگر اختلاف عقیدہ کے باوجود چند آدمیوں کو بیعت کرنے کی اجازت دینے سے چیمہ صاحب کا یہ غیر معقول مضحکہ خیز استدلال درست ہے کہ مبایعین کی اکثریت کو اپنے امام کے عقائد سے اختلاف ہے، تو پھر ہر احراری یہ کہنے کا حق رکھتا ہے کہ اگرچہ لاکھوں لوگ حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہوئے۔ لیکن ان کی اکثریت نے کبھی بھی حضور کے عقائد سے اتفاق نہیں کیا۔ محض ایک نظام کی کشش نے ان کو ان کے ساتھ منسلک کر رکھا تھا۔

چیمہ صاحب نے صرف چار نام گنوائے ہیں۔ ان میں سے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کے بارے میں تو مفصل طور پر اوپر لکھا جا چکا ہے۔ باقی تین بزرگوں نے آج تک خاکسار کے علم میں کبھی اختلاف عقیدہ کا اظہار نہیں فرمایا۔ نہ معلوم چیمہ صاحب نے کس بناء پر ان کے نام لکھ کر اپنی "چیمیات" میں اضافہ فرمایا ہے؟

دسویں مثال

چیمہ صاحب نے اپنے مضمون میں جماعت مبایعین اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

میں نے لکھا تھا کہ احراری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سب سے بڑا فتنہ قرار دیتے رہے ہیں۔ اور آپ خلافت ثانیہ کو ازراہ شرارت یہ لقب دیتے ہیں۔ اور درحقیقت آپ دونوں اس وجہ سے معذور ہیں کہ ہر لادینی اور غیر اسلامی تحریک کے لئے ہر اسلامی اور دینی تحریک کو ایسا قرار دینا طبعی امر ہے۔ مگر چیمہ صاحب کو اپنی بات پر اصرار ہے۔ اس لئے میں ان کی روشنی طبع کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر نقل کرتا ہوں۔ جس سے پتہ لگے گا کہ دنیا کا سب سے بڑا فتنہ "عیسائیت" ہے اور اس کے سوا اگر کوئی شخص کسی دوسری تحریک کو سب سے بڑا فتنہ قرار دیتا ہے تو خود قرآن کا منکر ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"قرآن نے خبر دی ہے
کہ بڑا دجل اور بڑا فتنہ
جس سے قریب ہے۔ کہ
نظام اس عالم کا درہم برہم
ہو جائے اور خاتمہ اس دنیا
کا ہو جائے پادریوں کا
فتنہ ہے۔"

"اور جو شخص اس فتنہ کے
ظہور کے بعد اور کسی انتظار
کرے وہ قرآن کا مکذب ہے۔"
(انجام آتھم طبع اول صفحہ ۴۷
طبع دوم صفحہ ۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت ہم مجبور ہیں کہ چیمہ صاحب کو "قرآن کا مکذب" قرار دیں۔

چیمہ صاحب کے بزعم خود "براہین قاطع" کی یہ دس مثالیں ہیں۔ جن کو چیمہ صاحب اپنی خوش فہمی سے موسیٰ کا عصا قرار دیتے تھے۔ اور جن کی حقیقت ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے الم نشرح کر دی ہے۔

اب ہر انصاف پسند انسان خود اندازہ لگا سکتا ہے کہ چیمہ صاحب کے مضمون کے جواب میں ہم نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ بالکل حق تھا۔ اور اگر چیمہ صاحب کی روحانی آنکھ بالکل اندھی نہ ہو چکی ہوتی تو ان کو ہمارے مضمون میں ہدایت اور روشنی ضرور نظر آ جاتی۔ لیکن جن آنکھوں پر تعصب

اور جہالت کے پردے ہوں

وہ کیونکر دیکھ سکتی ہیں؟

حرف آخر

چیمہ صاحب نے احراریوں کی نقل کر کے یہ طعنہ دیا ہے کہ اب تک احمدیت کے عقائد نعوذ باللہ انگریز کی حفاظت میں پنپتے رہے ہیں۔ اور یہ کہ جماعت احمدیہ قادیان عام مسلمانوں کی نظروں میں بری سمجھی جاتی ہے۔

جہاں تک عام مسلمانوں کا تعلق ہے چیمہ صاحب کا یہ ادعا بالکل غلط ہے احرار کے اشتعال انگیز پراپیگنڈہ کے باوجود عام مسلمان جماعت احمدیہ اور اسکے افراد کو محبت اور عزت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور یہ بات نظری نہیں بلکہ روز مرہ کے مشاہدہ اور تجربہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں بھی عام مسلمانوں نے احمدیوں کی جان اور مال کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کیں جن کے لئے ہم دل و جان سے شکرگزار ہیں۔ لیکن ہمیں تعجب ہے۔ کہ یہ بات اس جماعت کی طرف سے کہی گئی ہے۔ جس کو عام مسلمان "منافقوں" کی جماعت سمجھتے ہیں۔ اور خود چیمہ صاحب نے اپنے پہلے مضمون میں اس کا اعتراف کر کے اس پر "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا ہے۔

ہم چیمہ صاحب کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اور یہ الٰہی تقدیر ہے۔ کہ یہ پودا بڑھے گا۔ پھولے گا اور پھلے گا۔ کسی فرد یا جماعت کی مخالفت اس کا کچھ بھی ہرگز بگاڑ نہ سکے گی۔ کیونکہ خدائے قادر و توانا خود اس کا محافظ و ناصر ہے۔ انگریز بھی اسی زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کی ایک ادنیٰ مخلوق تھے۔ اور احراری بھی اسی کی پیدا کی ہوئی مخلوق اور اسکے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ انگریز کی حمایت یا احرار کی مخالفت ہرگز اس جماعت پر قطعاً اثر انداز نہیں۔ اس سے پہلے خدا کا ایک بندہ موسیٰؑ دنیا میں پیدا ہوا۔ کوتہ بین نگاہوں نے یہ خیال کیا کہ بچپن میں اسکو اگر فرعون کی حفاظت حاصل نہ ہو جاتی اور وہ اسے گرداب میں سے نہ نکال لیتا۔ تو موسیٰؑ غرق ہو جاتا اور زندہ نہ رہ سکتا اور خود فرعون نے بھی یہ تعلّی کی کہ "الم نربک فینا ولیدا" کہ تیرا بچپن کے حوادث سے بچ نکلنا میری تربیت اور حفاظت کا مرہون منت تھا۔ لیکن خدائے قادر و توانا نے موسیٰؑ کو دوبارہ گرداب سے بچا کر

اور خود فرعون کو اس سے بھی بڑے گرداب میں غرق کر کے یہ ثابت کر دیا کہ پہلے گرداب میں غرق ہونے سے بچانے والا بھی وہی حیّ و قیّوم خدا تھا۔ جس نے اسے دوسرے گرداب سے صحیح و سلامت پار اتار دیا۔ وہی قادر و توانا خدا اب بھی زندہ موجود ہے۔ وہ اسلام اور احمدیت کی کشتی کو ہر قسم کے ابتلاؤں اور طوفانوں سے صحیح و سلامت نکال کر ساحل مراد تک پہنچائیگا

قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العٰلمین

حاجیوں کیلئے خاص نوٹ اس سال بھی جاری کئے جائیں گے

ہر زائر کم سے کم سات سو روپے کے نوٹ حاصل کر سکتا ہے

کراچی ۱۹ اپریل۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ عازمین حج کیلئے اس سال بھی حسب سابق خاص حج نوٹ جاری کئے جائیں۔ یہ نوٹ صرف سعودی عرب میں چل سکیں گے۔

جو عازمین حج چاہیں وہ ٹریولرز چیک یا سٹرلنگ ڈرافٹ کی شکل میں بھی زرمبادلہ کی مقررہ رقم حاصل کر سکتے ہیں۔ حج نوٹ دس روپے اور سو روپے کے جاری کئے جائیں گے دس روپے کے حج نوٹ پاکستان کے موجودہ دس روپے کے نوٹ سے مشابہ ہوں گے۔ لیکن ان کا رنگ ہلکا سبز ہوگا اور ان پر یہ عبارت درج ہوگی پاکستان کے زائرین حرم کے لئے صرف سعودی عرب میں استعمال کے لئے۔

سو روپے کا حج نوٹ پاکستان کے موجودہ سو روپے کے نوٹ سے مشابہ ہوگا۔ لیکن اس کا رنگ سرخ ہوگا اور اس پر یہ عبارت درج ہوگی۔ پاکستانی زائرین کے لئے "اور عراق" کے الفاظ ربڑ کی مہر سے کٹے ہوئے ہوں گے۔ حج نوٹ صرف سعودی عرب اور عراق میں استعمال کے لئے شرح کے مطابق حسب ذیل بینکوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں

(۱) اسٹیٹ بنک آف پاکستان کراچی۔ ڈھاکہ۔ اور چاٹگام

(۲) حبیب بنک لمیٹڈ کراچی اور چاٹگام

مسافروں کو جس شرح سے حج نوٹ جاری کئے جائیں گے۔ اس کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ رقم ذیل میں دی جاتی ہے۔

	کم سے کم	زیادہ سے زیادہ
درجہ اول کے مسافر	۷۰۰ روپے	۱۷۰۰ روپے
درجہ دوم کے مسافر	۷۰۰ "	۱۶۰۰ "
عرشے کے مسافر	۷۰۰ "	[illegible] "
ہوائی جہاز کے مسافر	۷۰۰ روپے	۱۷۰۰ روپے

تین سے سولہ سال تک بچوں کو نصف رقم ملے گی

صوبائی بجٹ کی منظوری کے لئے

قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کر دی گئی

کراچی ۱۹ اپریل۔ کل قومی اسمبلی میں وزیر خزانہ سید امجد علی کی اس قرارداد پر بحث ہوئی جس میں ایوان سے مغربی پاکستان کے تین ماہ کے بجٹ کی منظوری مانگی گئی ہے۔ اس سے قبل صدر دفعہ ۱۹۳ کے تحت بجٹ کی منظوری دے چکے ہیں

اس قرارداد پر کل مسلم لیگی رکن پیر علی محمد راشدی نے تقریر کی۔ انہوں نے اس کی مخالفت کی اور معطل شدہ ری پبلکن حکومت پر سخت حملے کئے۔

روس میں ایک اور ایٹمی دھماکہ

لنڈن ۱۹ اپریل برطانوی وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ منگل کو روس میں ایک اور ایٹمی دھماکہ ہوا ہے گذشتہ دو ہفتوں میں روس کا یہ پانچواں ایٹمی دھماکہ تھا۔ واشنگٹن میں امریکی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ منگل کے روز روس میں جو ایٹمی دھماکہ ہوا وہ اتنا خطرناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔

ایٹمی تجربوں کے متعلق جاپان کی تجویز

ٹوکیو ۱۹ اپریل۔ حکومت جاپان نے تجویز پیش کی ہے کہ تمام مجوزہ ایٹمی تجربے مقررہ وقت سے پانچ ماہ قبل اقوام متحدہ کی منظوری کے لئے پیش کئے جائیں اور ایک سب کمیٹی ان تجربات کے ممکن اثرات کا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ جنرل اسمبلی کو پیش کرے اس کے بعد تجربوں کی اجازت دینے کے متعلق فیصلہ کیا جائے۔

حبشہ کی طرف سے آئزن ہاور منصوبے کی حمایت

لنڈن ۱۹ اپریل۔ حبشہ نے مشرق وسطےٰ کے لئے صدر آئزن ہاور کے منصوبے کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان کل ادیس ابابا میں امریکی نمائندے مسٹر رچرڈز سے شاہ ہیل سلاسی کی بات چیت کے بعد جاری کیا گیا ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اور حبشہ اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ وہ اس علاقے میں جارحانہ کارروائی کی روک تھام کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائیں گے۔

مسٹر رچرڈز آج ادیس ابابا سے خرطوم روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ (۴)

(۴) وہ حکومت سوڈان سے صدر آئزن ہاور کے منصوبے پر بات چیت کریں گے

ایرانی ڈاکوؤں کی واپسی کے احکام

کراچی ۱۹ اپریل سرکاری وزارت داخلہ نے حکومت مغربی پاکستان کو حکم دیا ہے کہ وہ ایرانی ڈاکو احمد شاہ اور اس کے ساتھیوں کو ایرانی حکام کے حوالے کر دے۔

توقع ہے کہ اب حکومت مغربی پاکستان حکومت ایران سے ان ڈاکوؤں کی واپسی کے لئے کوئی تاریخ مقرر کرنے کے سوال پر بات چیت کرے گی۔

دریں اثنا پاکستان کی سرحدی ملیشیا ڈاکوؤں کے سرغنہ داد شاہ اور اس کے بعض دوسرے ساتھیوں کی سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔

کشمیر کے متعلق وزیر اعظم افغانستان کے بیان کا دلی خیر مقدم

پاکستان کے منصفانہ موقف کی تائید کا شکریہ

کراچی ۱۹ اپریل۔ عوامی لیگ کی مرکزی مجلس عاملہ کے تین ارکان نے مشترک بیان میں وزیر اعظم افغانستان کے اس بیان کا گرمجوشانہ خیر مقدم کیا ہے۔ جس میں انہوں نے بھارتی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اہل کشمیر کو حق خود ارادی دینے میں تاخیری حربے ترک کر دے۔

ان اصحاب نے کہا ہے کہ اب سے نو سال پہلے پنڈت نہرو نے مسلمان ملکوں کو ایک دوسرے سے لڑانے اور ان میں پھوٹ ڈالنے کی غیر جانبداری کے بے معنی نعرہ کے تحت مشرق وسطیٰ میں بھارت کی لیڈری قائم کرنے کی جو زبردست مہم شروع کی تھی۔ اس کے باعث افغانستان اور پاکستان کے درمیان تعلقات غیر دوستانہ اور بے حد خراب ہو گئے۔ وزیر اعظم سردار داؤد خان نے اب مسئلہ کشمیر میں پاکستان کے مبنی برحق موقف کی تائید کر کے اس نو سالہ تاریخ کو ختم کر دیا ہے۔

مغربی پاکستان میں جَو کی فصل

کراچی ۱۹ اپریل اس سال جو کی فصل جتنے علاقے میں ہے۔ اس کا رقبہ پانچ لاکھ اسی ہزار ایکڑ ہے پچھلے سال جو کا زیر کاشت رقبہ پانچ لاکھ ۷۰ ہزار ایکڑ تھا۔ مغربی پاکستان میں بہاولپور حیدرآباد اور خیرپور ڈویژنوں کو چھوڑ کر باقی علاقوں میں زیر کاشت رقبہ میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافہ کی وجوہ میں اناج زیادہ اگانے کی مہم اور سازگار موسم دونوں شامل ہیں اندازہ ہے کہ اس سال جو ایک لاکھ ۸۲ ہزار ٹن ہوگا۔ پچھلے سال یہ مقدار ایک لاکھ ۵۵ ہزار ٹن رہی تھی۔

مصر نے انہی دنوں اچانک ہی نہر سویز سے گذرنے والے اطالوی جہازوں کی ادائیگیوں کے لئے قاعدہ بدل ڈالا ہے۔

اٹلی اور مصر میں نئی تجارتی بات چیت

روم ۱۹ اپریل۔ اٹلی کی حکومت نے مصر سے یہ درخواست کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ نئے تجارتی معاہدہ کے لئے بات چیت کی جائے

اعلان نکاح

عزیزم چوہدری غلام نبی صاحب کلرک دفتر الفضل ربوہ کا نکاح عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم آغا محمد عبد اللہ خان صاحب محلہ دار الصدر غربی ربوہ کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ -/۷۰۰ روپے مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ نے بتاریخ ۱۷/۴/۵۷ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر قسم کی خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

خاکسار تاج الدین لائلپوری (ناظم ادارہ الفضل) ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵